۱۰۔ قرآن کریم کافی ہے۔

ارشاد باری ہے:

اولم یکفھم انا انزلنا علیک الکتب یتلی علیھم ان فی ذالک لرحمة و ذکری لقوم یؤمنون ۵ ۲۹/۵۱ ۔صاحب قرآن! کیامعترضین کے لیے یہ کافی نہیں کہ ہم نے آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے۔جو ان پر پڑھی جاتی ہے بلاشبہ ماننے والوں کے لیے اس میں رحمت بھی ہےاور نصیحت بھی ہے۔

پس قرآن فہمی کا دسواں اصول یہ ہے کہ قرآن خود کافی ہے کسی غیر اللہ کتاب کا محتاج نہیں فلہذا زیر نظر ترجمہ اور تفسیر میں اس امر کی پوری کوشش کی گئی ہے کہ کسی بھی مقام پر کفایت قرآن کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

۱۱۔ قرآن کریم کا مفسر خود اللہ تعالیٰ ہے۔

اس ضمن میں نفی اثبات کے حصر کے ساتھ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی تفسیر خود کر دی ہے۔(یہ شق پیچھے گزر چکی ہے لیکن قرآن فہمی کے قرآنی اصول کی فہرست میں چونکہ اس کا ایک خاص مقام ہے۔اس لیے دوبارہ یاد دلائی جارہی ہے معاف فرمایئے گا) دیکھئے ارشاد باری ہے:

ولایاتونک بمثل الاجئنک بالحق و احسن تفسیرا ۵ ۲۵/۳۳

پس قرآن فہمی کا گیارہواں اصول یہ ہے کہ قرآن اپنا مفسر آپ ہے فلہذا تفسیر زیر نظر میں قرآن کی تفسیر قرآن کریم ہی کے ساتھ کی گئی ہے۔اور اسی اساس پر اس تفسیر دلپذیر کا نام اسم بامسمی تجویز کیا گیا ہے۔ تفسیر القرآن بالقرآن۔

۱۲۔ قرآن کریم میں تضاد و تخالف ہرگز نہیں ہے۔

کتاب مجید فرقان حمید کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ایک اہم زوردار دعویٰ یہ بھی ہے کہ اس کتاب کے خداوندی کتاب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اس کی آیات کریمات میں باہمی تضاد و تخالف ہرگز ہرگز موجود نہیں۔بالفاظ دیگر اس میں تضاد و تخالف ماننا' اسے کتاب خداوندی ماننے کے انکار کے